مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

جسم کے جوڑوں کا صدقہ ! اسلامی احکامات اور عقلِ سلیم

اچھائی کا حکم اور برائی سے روکنا حکومت کی اصل ذمہ داری

(درسِ حدیث نمبر ۱۹ ۲۹ محرم ۱۴۰۲ھ/ ۲۷ نومبر ۱۹۸۱ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان کا دن شروع ہوتا ہے صبح شروع ہوتی ہے تو اُس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے [۱]

دوسری حدیث شریف میں آتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہوسکتا ہے، کس طرح یہ ادا کیا جاسکتا ہے ؟ جوڑ تو انسان کے بہت ہیں، ایک ایک اُنگلی میں بھی جوڑ ہیں ! تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ''تَسْبِیْح'' سبحان اللہ کہنا یہ بھی صدقہ ہے ! اور ''تَحْمِیْد'' اَلحمد للہ کہنا یہ بھی صدقہ ہے ! ''تَھْلِیْل'' لا اِلٰہ اِلا اللہ کہنا یہ بھی صدقہ ہے ! ''تَکْبِیْر'' یعنی اللہ اکبر کہنا یہ بھی صدقہ ہے ! پھر اِن کا زبان سے ادا کرنا یہ گویا صدقہ دینا ہے ! یعنی خداوندِ کریم کا شکر ادا کرنا جتنے جوڑ ہیں اُتنی بار، یہ کس طرح ہوسکتا ہے ؟ اسی طرح ہوسکتا ہے آسان طریقہ اس کا یہی بتلا دیا گیا ہے کہ تسبیح ہے یعنی سبحان اللہ ہے، الحمد للہ ہے، اللہ اکبر ہے، لا اِلٰہ اِلا اللہ ہے یہ کہہ دیا جائے یہ بھی صدقہ ہو جاتا ہے !

---

[۱] مشکوۃ المصابیح کتاب الزکوۃ باب فضل الصدقۃ رقم الحدیث ۱۸۹۶

ایک چیز اور فرمائی ہے کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ [1] امر بالمعروف کسی کو اچھی بات بتلانی یہ صدقہ ہے، نہی عن المنکر کسی بری بات سے روک دینا کسی کو یہ صدقہ ہے ! گویا یہ بھی خداوندِ کریم کے احسانات کو تسلیم کرتے ہوئے شکر ادا کرنے کی ایک کوشش میں داخل ہے کہ خداوندِ کریم تو نے مجھے وجود بخشا ہے، تو نے مجھے علم عطا فرمایا ہے، تو نے مجھے اچھے برے کی تمیز دی ہے اس بناء پر انسان یہ کرتا ہے کسی سے کہتا ہے کہ یہ کام کرو ! کسی سے کہتا ہے کہ یہ کام نہ کرو اِس علم کی وجہ سے ! اور وہ علم وہ ہے کہ جو اللہ نے دیا ہے کیونکہ اچھے برے کا فرق عام طور پر چلتا ہے پوری دُنیا میں ! کوئی کہتا ہے کہ یہ چیز اچھی ہے کوئی کہتا ہے یہ چیز بری ہے ! کچھ چیزیں ایسی ہیں پوری دُنیا مانتی ہے کہ یہ بری ہے لیکن وہ کہتے ہیں عوام کے لیے بری نہیں ہے خاص لوگوں کے لیے بری ہیں ! جیسے کہ انگلینڈ کے بادشاہ وغیرہ میں یہ بات نہ ہونی چاہیے، یہ نہ ہونی چاہیے اگر وہ ایسے کرے گا تو شاہی خاندان کی جو مراعات ہیں اُن سے محروم کر دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ ! وہ ایسی باتیں ہیں جو اِسلام نے بھی بری کہی ہیں ! وہ اگر اُن کو اختیار کریں گے تو اُن کے یہاں بھی وہ بری سمجھی گئیں اُن کو منع کر دیا کہ نہ اختیار کرو، نہ کرو ایسے ! ! !

عقلِ سلیم اور اسلامی تعلیم :

تو عموماً اسلام کی جتنی بھی بتلائی گئی ہیں باتیں اسی طرح کی ہیں کہ اُنہیں عقلِ سلیم فوراً مان لے، سمجھدار لوگ فوراً مان لیں، سوائے اس کے کہ کوئی کسی جذبے کے تحت نہ مانے تو نہ مانے ! شوق ہے، ''اتباعِ ہواء'' اسے کہا جاتا ہے، خواہشات کی پیروی جسے کہا جائے اُس کی وجہ سے نہ مانے تو نہ مانے ! شراب پینے کو شریعتِ مطہرہ نے منع کیا ہے یہ فرمایا ہے کہ ﴿ اِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ﴾ جو اِن کا نفع ہے اُس سے زیادہ اُن کی برائی ہے ! گناہ بھی لازم آجاتا ہے ! اس سے نشے میں آدمی بہت برے کام کر جاتا ہے تو اِس کا جو نقصان ہے وہ نفع سے بہت زیادہ ہے اس واسطے یہ منع ہے ! جوئے اور شراب (میں) نفع بھی ہوتا ہے نفع کا انکار نہیں ! مگر غلبے کا اعتبار ہوگا، غلبہ کس چیز کا ہے ! غلبہ برائی کا ہے

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الزکوۃ باب فضل الصدقۃ رقم الحدیث ۱۸۹۸

اس لیے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ کیا تم رُکتے ہو یا نہیں رُکتے ؟ تو پہلے سمجھایا گیا کہ ان کی برائیاں غالب ہیں اور اُن کے فوائد محدود ہیں پھر اُس کے بعد سختی سے روک دیا گیا تو صحابہ کرامؓ رُک گئے ! !

برائیاں ہر مذہب میں منع ہیں :

شراب ہے، چوری ہے، زِنا ہے، ڈکیتی ہے، قتل ہے، بدامنی ہے، ایک دُوسرے کی ایذا رسانی ہے سب چیزیں ہر جگہ منع ہیں ! دُنیا میں ہر ایک تسلیم کرتا ہے خود بخود مانتا ہے اور یہ اُن ملکوں میں بھی بری باتیں سمجھی جاتی ہیں جہاں خدا کو نہیں مانا جاتا ! کسی مذہب کو نہیں مانا جاتا ! وہاں بھی ان چیزوں کو روکا گیا ! تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے جو اِنسان کی فطرت بنائی ہے اُس میں یہ چیز ڈالی ہے کہ ان چیزوں کو برا کہے ! تو اسلام نے جن چیزوں کو کہا ہے کہ یہ اچھی ہیں اور یہ بری ہیں اُن کو پھیلانا یہ کیا ہے ؟ یہ نیکی ہے اور یہ ایسے ہے جیسے صدقہ یعنی اس کا اثر دُوسرے تک پہنچتا ہے یہ بھی مفید ہے ! سُبحان اللہ ، الحمد للہ ، اللہ اکبر ، لَا اِلٰہ اِلا اللہ یعنی خدا کو یاد کرنا یہ بھی مفید ہے اِس کا اثر بھی دوسروں تک پہنچتا ہے ! کوئی خوشبو لگائے دوسروں تک پہنچے گی اُس کی خوشبو ! اسی طرح کوئی نیک آدمی ہو اُس کے پاس بھی کوئی کھڑا ہو جاتا ہے نماز میں تو بھی اثر پہنچتا ہے ! اور خدا کے یہاں تو (یہ ضابطہ) ہے ہی کہ کسی قوم میں اگر کوئی بھی دُعا کرنے والا ہے خدا کو یاد کرنے والا ہے تو خدا کا عذاب نہیں آئے گا ! تو اُنہیں بھی صدقہ بتایا اور یہ بھی صدقہ بتایا کہ نیکی بتائے برائی سے روکے ! ! !

حکومت بااِختیار ہوتی ہے اُس کی ذمہ داری بھی زیادہ ہوگی :

یہ وہ چیزیں ہیں جو ہر آدمی پر (فرض ہیں) اور حکومت پر اِس سے زیادہ ہے، حکومت کو تو اور بھی زیادہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ گرفتار کرسکتی ہے ! وہ اس پر سزا جاری کرسکتی ہے ! دوسرا آدمی سزا نہیں دے سکتا کسی کو ! اگر ایک دوسرے کو سزا دینے لگیں تو انتقام کا جذبہ بھڑکتا ہے اور بدامنی پیدا ہوتی ہے ! نفع نہیں ہوتا نقصان ہو جاتا ہے ! یہ حق شریعت نے بھی ہر ایک کو نہیں دیا کہ جہاں تم دیکھو وہاں تم ہی سزا دے لو ! بلکہ سزا کا طریقہ بتلایا گیا وہ یہ ہے کہ حاکم سے شکایت کی جائے !

تو حکومت کو اس سے زیادہ اختیار حاصل ہے ! اب اختیار جسے زیادہ حاصل ہے تو اب ذمہ داری بھی اُسی کی زیادہ ہوگی ! اُسے چاہیے کہ وہ یہ کرے یہ کرے ! اُس کا انتظام کرے ! اور اگر نہیں کرتے تو سب کے سب گنہگار ہیں ! نیچے والے اگر نہیں کہتے تو وہ بھی گنہگار ہیں ! لہٰذا نیچے والوں کو کہتے رہنا ضروری ہے جب تک اُوپر والے متنبہ نہ ہوں اور عمل پر نہ آئیں ! تو آقائے نامدار ﷺ نے ان تمام چیزوں کو بھلائی قرار دیا، بھلائی بھی ان الفاظ سے کہ جیسے صدقہ ہو ! اور صدقہ وہی چیز ہوتی ہے جس کا نفع دوسروں کو پہنچتا ہے ! !

''صدقہ'' کا ایک اور مطلب :

اور کبھی صدقہ اس معنی میں بھی ہوتا ہے کہ اپنے اُوپر سے برائیاں یا بلائیں دُور ہو جائیں ! تو اِن چیزوں سے بلائیں دُور ہوتی ہیں ! اور صبح کو ۳۳ دفعہ سُبحان اللّٰہ پھر الحمد للّٰہ پھر اللّٰہ اکبر پڑھتے ہیں اور اِسی طرح عصر کے بعد پڑھتے ہیں، وہ شاید اسی لیے بتلایا گیا کہ شکر ادا ہو جاتا ہے ایک حد تک ! ! اور ارشاد فرمایا کہ اگر چاشت کی نماز پڑھ لے آدمی تو یہ تسبیحات جو ہیں ان کی بدل ہو سکتی ہیں ! چاشت کا وقت یہ سمجھ لیجیے زوال سے پہلے پہلے ہوتا ہے ! جیسے ظہر کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے تو گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے بعد نمازِ ظہر پڑھی جاتی ہے، اسی طریقے پر چاشت کا وقت بھی ہے کہ زوال سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پڑھ لی جائے نماز ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا سے نوازے اور مرضیات پر چلائے، آمین۔ اختتامی دُعا......................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سُنے اور پڑھے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org